© rasailojaraid.com

گوہر ملیسانی

کہاں سے آئیں گے ایسے خلوص کے پیکر

خالق کائنات نے بعض شخصیات کو اتنی فراواں خوبیوں سے نوازا ہوتا ہے کہ انہیں احاطہ تحریر میں لانا بے حد مشکل ہوتا ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری بھی ایسی ہی نابغہ شخصیات میں سے ایک ہیں۔ مجھے آج بھی یاد آتا ہے کہ ساتھی، رفقاء، احباب اور طلبہ کس پیار سے "شاہ جی" کہہ کر مخاطب ہوتے تھے گویا غنچہ دہن کھل اٹھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی حسین و جمیل صورت عطا کی تھی کہ گلشن ہستی میں ایسا نکھرا ہوا پھول کم ہی دکھائی دیتا ہے۔ انہیں دیکھ کر اسلاف کے بارے میں ابھرتا ہوا تصور عملی شکل دھار لیتا تھا۔ پرکشش چہرہ، خوبصورت آنکھیں اور چوڑی پیشانی وجاہت کی درخشاں مثال۔ جو دیکھتا دل کی دنیا بدلتی محسوس کرتا۔ واللہ کتنی کشش تھی انکے چہرے میں اور کتنا جاذب نظر تھا انکا عارض گلگونہ۔۔

میں نے انہیں اپنے طالبعلمی کے زمانے میں دیکھا۔ یہ غالباً سن بچاس، باون کی بات ہے۔ میں اس وقت نویں، دسویں جماعت کا ایک طالبعلم تھا۔ ایس۔ اے ہائی سکول احمد پور شرقیہ اس علاقے کی مشہور درسگاہ تھی۔ اور اس سے ملحقہ مسجد میں مولانا دوست محمد درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے تھے۔ ہم چند مہاجر طلبہ نماز فجر کے بعد ان سے قرآن مجید کا درس لیا کرتے تھے بے حد شفیق اور محنتی استاد ہونے کے ناطے سے مولانا ہم جیسے انگریزی پڑھنے والے طلبہ کو عربی کی تعلیم سے روشناس کرتے تھے۔ مجھے یاد پڑتا ہے ہم نے صرف پہلے دو پارے ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ ان سے پڑھے تھے۔ اس طرح ہماری ابتدائی زندگی پر اسلامی تعلیمات کے اثرات انہی کی محنت سے مرتسم ہوئے۔ اسی زمانے میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو قریب سے دیکھنے اور [illegible] من موہنی باتیں سننے کا موقع ملا۔

احمد پور شرقیہ میں تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں ایک جلسے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اب یہ تو یاد نہیں اسکے منصرم اور مہتمم کون تھے لیکن یہ جلسہ گورنمنٹ ہائی اسکول کی گراؤنڈ میں بڑی شان و شوکت سے منعقد ہوا تھا۔ جلسہ عشاء کی نماز کے بعد شروع ہونا تھا چنانچہ شاہ جی اور انکے ساتھیوں کے طعام کا اہتمام مغرب کے بعد تھا۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادی کا نام یاد ہے جو اس وقت شاہ جی کے ساتھ تھے باقی چار پانچ حضرات بھی شاہ جی کی مصاحبت میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ جس وقت لذت کام و دہن کے لئے شاہ جی اور انکے رفقا، بیٹھے تو بڑی پر لطف گفتگو سننا نصیب ہوئی۔ ادب کے شاہکار جملے، محبت سے لبریز چٹکلے اور ملائمت سے بھرے ہوئے طنزیہ شگوفے۔ گویا ایک دبستان کھل گیا تھا۔ ایک حسین انداز تو آج بھی میری یادوں میں محفوظ ہے۔ جس سے رسول اکرم ﷺ کی صحبت کا نقشہ سامنے آتا ہے۔ ہوا کچھ یوں کہ سب احباب کھانا کھاتے ہوئے ہڈیاں شاہ جی کے سامنے رکھتے جاتے۔ "شاہ جی" مسکراتے ہوئے دیکھتے جاتے۔ کھانا ختم ہوا۔ سب احباب اسی شگفتہ انداز میں گویا ہوئے "ہم نے تو کچھ نہیں کھایا۔۔۔ سب کچھ تو شاہ جی نے تناول فرمایا ہے"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سبحان اللہ کیا جواب ملا۔ شاہ جی کے حسن جواب کی مثال نہیں۔ مسکراتے ہوئے فرمایا "ہاں بھئی میں نے تو کھانا کھاتے ہوئے ہڈیاں چھوڑ دیں۔ لیکن آپ سب تو ہڈیاں بھی چٹ کر گئے۔" پھر کیا تھا محفل کشت زعفران بن گئی۔ کیسی پاکیزہ نشست تھی۔ آج بھی وہ سماں یاد آتا ہے۔ تو دل کی کلیاں کھل اٹھتی ہیں۔ مشام جاں معطر ہو جاتا ہے۔

رات کے جلسے کی ایک جھلک بھی شاہ جی کی جادو بیانی اور عمیق نظری کی عمدہ مثال ہے۔ جو آج تک مجھے یاد ہے۔ ایک بحر مواج ہے۔ جو بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ تلاطم خیز موجیں بلند ہوتی ہیں اور سب کو اپنے ساتھ بہا کر لے جاتی ہیں۔ ابھی خطابت کے زور سے سامعین مسرت سے جھوم رہے ہیں تو دوسرے لمحے آنکھوں سے برسات جاری ہو جاتی ہے۔ آواز کا زیر و بم ہے کہ کبھی للکارتا ہوا دکھائی دیتا ہے تو کبھی نسیم سحری کی طرح خراماں خراماں رواں دواں ہے۔ جلسہ گاہ میں لوگوں کا جم غفیر ہے۔ لحن داؤدی سے قرآن حکیم کی آیات سن کر مسحور ہو رہا ہے بیچ پوچھیے تو فضا جھوم رہی ہے۔ کائنات دم بخود ہے۔ کہ شاہ جی ایک تمثیل بیان فرماتے ہیں۔

"ذرا اس شخص کا تصور کرو جو دن کے اس لمحے میں جب مہر عالمتاب لب بام ہے۔ اسکی شعاعیں چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں۔ مور ناتواں دور سے دکھائی دیتی ہے۔ کہ شمع کو کانپتے ہاتھوں میں تھامے میدان میں آنکلتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ وہ تاریکی کو دور کرنے نکلا ہے۔ اور روشنی پھیلا رہا ہے۔ آپ اس شخص کے بارے میں کیا تصور کریں گے۔"

جلسہ گاہ سے آوازیں گونجتی ہیں۔ "وہ پاگل ہے دیوانہ ہے۔ بے وقوف ہے، پاجی ہے۔"

"تو صاحبو! سن لو مرزا غلام احمد قادیانی یہی کچھ کہہ رہا ہے۔ وہ کون ہے؟ ۔۔۔۔۔۔۔"

اسکے بعد شاہ جی نے سراجاً منیرا کی آیت سے وہ سماں باندھا کہ مجمع نعرہ تکبیر کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ ایسے شعلہ بیان اور آتش نوا خطیب کو دنیا کیسے بھلا سکتی ہے۔ جنکی سحر طرازی کے واقعات قلب و نظر کو خیرہ کرتے تھے۔ جو دلوں کی دھڑکن بن جاتا تھا۔

کہاں سے آئیں گے ایسے خلوص کے پیکر
زباں میں جن کی محبت کی چاشنی دیکھیں

* شعور، ڈرامہ
* دیہاتی رومان، افسانہ
* معشوقۂ پنجاب، داستاں در داستان

قیمت 35 روپے

چودھری افضل حق
کی تین کتابوں کا مجموعہ

بخاری اکیڈمی مہربان کالونی ملتان۔

© rasailojaraid.com